بائبلی تفسیر—— تمہید اور اعادہ

مقدّس نوشتوں کی ماہیت

یہ پاک نوشتے چودہ سو برس کے عرصہ میں مرتب ہوئے؛ اور چالیس نوشتہ نگار، جو رُوحُ القُدس کی تحریک سے خدا کے دستِ قدرت میں تھے، ان مقدّس تحریروں کو قلمبند کرنے کے لئے استعمال ہوئے۔ اور اس کے تین حصّے ہیں: عبرانی زبان میں توراۃ، نبیئیم اور کتوب—— جنہیں اُردو میں شریعت کی کتاب، انبیاء کے صحائف اور مکتوبات کہا جاتا ہے۔

ان پانچ فلسفیانہ سوالات کا جواب جو نوشتِ مقدّس نے دیا

ہم نے اُن پانچ بنیادی سوالات کا بھی جائزہ لیا جن کی تلاش میں انسان ہمیشہ سر گرداں رہا؛ اور بائبل نے انہیں نہایت جلال کے ساتھ جواب دیا:

1. انسان کہاں سے آیا؟
2. انسان کیا ہے؟
3. انسان کا اپنے گرد و پیش کی دُنیا سے کیا تعلق ہے؟
4. انسان کیوں موجود ہے؟
5. انسان کہاں جاتا ہے؟

یہ وہ سوالات ہیں جن سے فلسفی صدیوں تک کشمکش میں رہے؛ لیکن ہم مبارک ہیں، کیونکہ ہم بائبل پر ایمان رکھنے والے ہیں؛ ہم خدا اور اُس کے رُوح کے لوگ ہیں۔ بائبل نے ان سوالات کا جامع اور حسین جواب دیا۔

مومن کے لئے نوشتِ الٰہی کی قدر و قیمت

مزید ہم نے اُس قدر و قیمت پر بھی گفتگو کی جو پاک نوشت مومن کے لئے رکھتی ہے۔ اور تم نے خوب جواب دیا:

- بائبل ایک روحانی ہتھیار ہے۔
- روحانی غذائیت کے لئے ضروری ہے۔
- یہ ہدایت بخشتی ہے، کیونکہ خدا اس کے ذریعے ہم سے کلام کرتا ہے۔
- یہ فیصلہ سازی میں راہنمائی کرتی ہے، کیونکہ زندگی فیصلوں ہی کا سلسلہ ہے۔

اور کسی نے خوب کہا: اُس کلیسیا میں نہ جاؤ جو تمہارے گھر کے قریب ہے؛ بلکہ اُس میں جاؤ جو بائبل کے قریب ہے۔ کیونکہ بہت سے لوگ اُس جگہ جاتے ہیں جو اُن کے گھر کے قریب ہو، مگر وہ بائبل سے بہت دور ہو۔ لیکن تم اُس مقام پر جاؤ جو پاک نوشت کے نزدیک ہو اور جو خدا کی الہامی تعلیمات پر قائم ہو۔

لوگ بائبل کیوں نہیں پڑھتے

ہم نے اس تحقیق کا بھی جائزہ لیا کہ کیوں بہت سے لوگ بائبل نہیں پڑھتے؛ اگرچہ آج وقت نے اجازت نہ دی کہ تفصیل سے بات کریں۔ لیکن میں ہمیشہ گزشتہ اسباق کا اعادہ کرتا ہوں، کیونکہ جب طالبِ علم جماعت میں آتا ہے تو وہ اپنے ساتھ ذہنی بادل بھی لاتا ہے—— غموں کے، بوجھوں کے، گھر کے مسائل کے، کام کے اضطراب کے۔ لیکن خدا کے کلام کی روشنی کو ان بادلوں کو چیرنا ہوتا ہے۔

کیونکہ ذہن ایک قوی آلہ ہے جو خدا نے عطا کیا ہے، تاکہ تم خدا سے صرف دل اور طاقت سے نہیں بلکہ **فہم** سے بھی محبت کرو۔

تم اُس کی عبادت کرتے ہو جسے نہیں جانتے؛ ہم اُس کی عبادت کرتے ہیں جسے ہم جانتے ہیں۔" :اور یسوع نے سامری عورت سے فرمایا

بائبل کا عظیم بیانیہ—— میٹانیریٹو

گزشتہ مرتبہ ہم نے چھ مراحل پر بات کی—— بائبل کی عظیم کہانی، یعنی اس کا میٹانیریٹو۔ اگرچہ ہم نے اُس وقت نقشے بھی بنائے، لیکن آج ہم اُن کے بغیر آگے بڑھیں گے۔

اور اگرچہ آج کچھ چہرے نئے ہیں، مگر اُن کی خاطر ہم پہلے مرحلہ سے پھر آغاز کرتے ہیں۔

مرحلہ اوّل—— تخلیق

عدم :کا مفہوم ہے **"بارا"** بائبل تخلیق سے آغاز کرتی ہے۔ خدا نے اپنے کلام کے حکم سے سب چیزوں کو وجود بخشا۔ عبرانی لفظ یعنی خدا نے کسی مادّے کو شکل نہ دی، بلکہ عدم سے سب کچھ وجود میں لایا۔ پھر اُس نے انسان کو بنایا، اور اُسے باغِ—— سے پیدا کرنا عدن میں رکھ کر اُس پر حاکمیت اور اختیار عطا کیا۔

مرحلہ دوم—— انسان کا زوال

تخلیق کے بعد زوال آیا۔انسان گناہ میں گر پڑا۔مسئلہ پھل کا نہ تھا، بلکہ **نافرمانی** کا تھا۔
پیدایش باب 3 یہ سارا واقعہ بیان کرتا ہے۔اور خدا نے فرمایا کہ سانپ اور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ہو گی—اور یہ نبوت یسوع مسیح میں پوری ہوئی، جس نے موت، قبر اور دشمن کو پامال کیا۔

مرحلہ سوم—اسرائیل

زوال کے بعد ہم اسرائیل کی تاریخ دیکھتے ہیں۔پرانا عہد نامہ کیا ہے؟ یہ تاریخ بھی ہے، شاعری بھی ہے، حکمت بھی ہے، شریعت بھی ہے، پیشین گوئیاں بھی ہیں۔
اور ہم دیکھتے ہیں کہ خدا نے ابرہام کو اُور سے بلایا، اور اُس کے ساتھ عہد باندھا، جیسا کہ پیدایش 12:1–3 میں مرقوم ہے۔
Covenant۔اس عہد کو الہیات میں **ابراہیمی عہد** کہا جاتا ہے—عبرانی میں بریث، اُردو میں عہد، انگریزی میں

اسرائیل کی تاریخ جاری

مصر میں غلامی اور موسیٰ کا اُبھار

ڈرانے والا ٹھہرایا؛ اور خدا نے پھر کیا ہوا؟ اسرائیل مصر کی غلامی میں چلا گیا۔اور خدا نے موسیٰ کو اُٹھایا، اور اُسے اپنی قوم کا موسیٰ کے ہاتھ سے اپنے لوگوں کو اس غلامی سے نکالا۔اور موسیٰ کے بعد خدا نے یوشع بن نون کو اُٹھایا، اور یوں تاریخ آگے بڑھتی گئی۔

مملکت کا تقسیم ہونا

سلیمان بادشاہ کے انتقال کے بعد سلطنت دو حصّوں میں تقسیم ہو گئی—شمالی اور جنوبی۔
جنوبی سلطنت کو یہوداہ کی سلطنت کہا جاتا تھا، اور شمالی کو اسرائیل۔
پھر اُن کے ساتھ کیا ہوا؟
جنوبی سلطنت گناہ، بُت پرستی اور خدا سے برگشتگی کے سبب اسیری میں چلی گئی۔
Assyria شمالی سلطنت کو نے لے لیا—آشور کا بادشاہ آٹھویں صدی قبل مسیح میں اُن پر چڑھ آیا۔
Babylon جنوبی سلطنت کو نے لے لیا—اور اُن کی اسیری ستر برس رہی۔

یہ باتیں تمہیں جاننی چاہئیں؛ بلکہ اچھی طرح سیکھنی چاہئیں۔

خلاصہ

شمالی سلطنت آشوریوں کے ہاتھ گری؛
جنوبی سلطنت بابل کے ہاتھ گئی۔

پرانے عہد نامہ کا اختتام اور نئے کا آغاز

جب اسرائیل اسیری میں گیا اور انبیاء نے خداوند کا کلام سنایا، تو پرانا عہد نامہ ملاکی پر بند ہوا۔
اور پھر رسول متی کی انجیل کھلتی ہے، جو نئے عہد نامہ کا دروازہ کھولتی ہے۔

جب خداوند یسوع مسیح آئے ــــ یعنی جب وہ پیدا ہوئے ــــ اس وقت یہوداہ قوم اپنے آپ کو اب بھی اسیری میں سمجھتی تھی؛
لیکن اب نہ آشوریوں کی غلامی تھی، نہ بابلیوں کی؛ بلکہ **رومیوں کی** غلامی تھی۔
آج کل کرسمس کا موسم ہے، اور تم پروگرام تیار کرتے ہو؛ واعظ آئیں گے اور کہیں گے کہ یسوع کے جن دنوں میں تولد ہوا، اُس وقت یہودی **رومی سلطنت** کے زیرِ اقتدار تھے ــــ جو بُت پرست سلطنت تھی۔
کا مطلب کیا؟ یعنی بُتوں کو پوجنے والے۔ (Pagan) اور بُت پرست

پہلی صدی عیسوی میں بھی یہودی اپنے آپ کو جلاوطنی میں محسوس کرتے تھے؛ اگرچہ آشور ختم ہو چکا تھا، بابل گر چکا تھا، مگر روم اُن پر مسلط تھا۔ مذہبی آزادی کچھ حد تک تھی، مگر سیاسی آزادی نہ تھی؛ کیونکہ رومی سلطنت حکمرانی کرتی تھی۔

ہر دَور میں خدا کی وفاداری

اس دَور میں، جس میں مسیح پیدا ہوئے، ہم یہ سیکھتے ہیں کہ **ہر زمانہ میں خدا کی حضوری قائم رہی۔**
تخلیق میں خدا موجود تھا؛
زوال میں خدا موجود تھا، اُس نے نجات کا وعدہ دیا؛
جب اسرائیل آشوری اسیری میں گیا، خدا نے انبیاء کو اُٹھایا ــــ انہوں نے وعدہ کیا، پیشین گوئی کی، اور بتایا کہ خدا کا عہد قائم ہے۔

میکاہ، حجّی، حبقّوق، دانی ایل ــــ سب کہتے ہیں کہ اگرچہ تم اپنے گناہوں کے باعث اسیری میں جاؤ گے، پھر بھی واپس آؤ گے؛ خدا خود تمہیں لوٹائے گا۔

یہ سب **اشارے** ——ہم میں اصطلاح علمی جو **pointers** کہتے ہیں ——سب مسیح کی طرف نشاندہی کرتے ہیں۔

عورت کی نسل کے سانپ کا سر کچلنے کی پیشین گوئی —— مسیح کی طرف۔

بادشاہ کا گدھی کے بچے پر سوار ہو کر یروشلیم میں داخل ہونا —— مسیح کی طرف۔

کنواری کے بیٹے جَننے کی خبر —— مسیح کی طرف۔

اس طرح تمام پرانا عہد نامہ **یسوع کی طرف اشارہ کرتا ہے۔**

مسیح کا مجسم ہونا

اور ان سب پیشین گوئیوں کے بعد مسیح آئے —— کلام مجسم ہوا۔

اگرچہ لوگ اب بھی ایک قسم کی غلامی میں تھے، مگر مسیح کی آمد نے اعلان کر دیا کہ **خدا نے اُنہیں نہ چھوڑا۔**

چاہے آشور ہو، بابل ہو یا روم —— وہ خدا جو پہلے ان کے ساتھ تھا، اب جسم اختیار کر کے اُن کے درمیان بود و باش کرنے لگا۔

مسیح کی موت، عروج اور کمیشن

خداوند یسوع مسیح کی موت کے بعد، اور اُن کے جی اُٹھنے کے بعد، وہ آسمان پر صعود فرما گئے۔

اور جب شاگرد آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے، فرشتوں نے کہا:

"اے گلیل کے مردو، تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھ رہے ہو؟ یہی یسوع...اسی طرح پھر آئے گا۔"

لیکن اُس کی دوسری آمد سے پہلے اس نے ایک **ذمہ داری** دیا، جس سے ابتدائی کلیسیا وجود میں آئی۔ —— ایک **کمیشن** ——

اور وہ ذمہ داری کیا تھی؟

کہ کلیسیا انجیل کی منادی کرے۔

اب یہ تم پر ہے کہ دیکھو، کیا آج کی کلیسیا یہ کام پوری کرتی ہے؟

میں نہیں کہوں گا؛ یہ تم کہو —— چاہے پاسبان ہو، ایماندار ہو، یا گھر کے سربراہ ہو۔

روح القدس کے وسیلہ سے عطا کردہ اختیار

خداوند نے ذمہ داری دی؛ لیکن اگر اختیار نہ دے تو کام کا ہونا ممکن نہیں۔

اگر میں تمہیں اپنی کمپنی میں ملازم رکھوں مگر اختیار نہ دوں، تو لوگ تمہاری بات کیوں سنیں گے؟

اسی لئے مسیح نے صرف ذمہ داری نہ دی، بلکہ **اختیار اور قدرت** بھی عطا کی۔
اور اسی سبب پنتکُست کے دن رُوحُ القُدس نازل ہوا۔

کیونکہ بغیر رُوحُ القُدس کے نہ مسیحی زندگی گزاری جاسکتی ہے، نہ مسیحی خدمت کی جاسکتی ہے۔
اگر تم کہو کہ تم اپنی طاقت، اپنی عقل یا اپنی ڈگریوں سے کام کرو گے—تو تم دھوکے میں ہو۔
بغیر رُوح کے ہم کچھ نہیں کر سکتے۔
اور نہ ہی رسول بغیر رُوحُ القُدس کے کچھ کر سکتے تھے، نہ ہم کر سکتے ہیں۔ پنتکُست کے دن قدرت کا نزول

اور یوں ہوا کہ حکم اُن کو دیا گیا تھا، اور عظیم کمیشن اُن کے سپرد کیا گیا تھا؛ لیکن اُس کے پورا ہونے کے لئے وہ قوّت اور وہ قدرت درکار تھی جو پنتکُست کے دن رُوحُ القدُس کے نزول سے اُن پر نازل ہوئی۔ اور خُدا نے آپ ہی فرمایا تھا، ''تُم یروشلیم میں ٹھہرو جب تک اوپر سے قدرت پا نہ لو۔'' کیونکہ یونانی زبان میں ''قدرت'' کے لئے لفظ ڈونَمِس ہے، جس سے انگریزی لفظ *dynamite* نکلا ہے۔

رسولوں کا اُبھار

اور پھر اس کے بعد کیا ہوا؟ خُدا نے رسولوں کو کھڑا کیا؛ اور رسول اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اُنہوں نے رسالے لکھے؛ اُنہوں نے کلیسیائیں قائم کیں۔ پولُس رسول نے کتنی مُبلّغانہ سیریں کیں؟ ہاں، چار کا ارادہ تھا؛ پر چوتھی پوری نہ ہوئی کیونکہ وہ قتل کر دیا گیا۔ اور کون سا آخری رسالہ تھا جس کے بعد وہ شہید ہوا؟ کون سا؟ نہیں، ایک اور بھی ہے—تم کہتے ہو ''دُوسرا خط''؛ ہاں، ''دُوسرا تِمُتھِیُس وہ رسالہ تھا جو اُس نے لکھا، جس کے بعد وہ قتل کیا گیا؛ اور اُس رسالے میں وہ کہتا ہے، ''میں اچھی کُشتی لڑ چکا۔

ابتدائی کلیسیا کا دَور

اور اِس کے بعد، جب ہم رسولوں کو اور ابتدائی کلیسیا کے اِس تمام دَور کو گزرتے ہوئے دیکھتے ہیں، تو کون سا دَور آتا ہے؟ کلیسیا کا دَور، جس کا ذکر علما کرتے ہیں۔ یہی وہ دَور ہے، اے میرے بھائیو اور بہنو، جس میں تم رہتے ہو۔ اور جس سبب سے میں نے یہ ساری تاریخ تمہارے سامنے بیان کی، وہ یہ کہ جب تُم کلام کو سناتے ہو—جیسا کہ میں نے تمہیں گزشتہ بار کہا تھا—خواہ تم سنڈے سکول کے استاد ہو، خواہ بچوں کو تعلیم دیتے ہو، خواہ تم وہ پاسبان ہو جو ہر اتوار اپنے گرجا گھروں میں کلام سناتے ہو—جب تُم کوئی حوالہ بیان کرتے ہو، تو تمہیں جاننا چاہئے کہ وہ حوالہ کہاں سے آتا ہے۔

بائبلی کہانی کے رُخ کو جاننا

اگر تم انبیا سے حوالہ لیتے ہو—ہاں، لوگ یسعیاہ 9 پر بات کرتے ہیں، یا یسعیاہ 14:7 پر، یا یسعیاہ 53 پر، کیونکہ موسم اس کا تقاضا کرتا ہے—لیکن جو بھی حوالہ تم لو، تمہیں جاننا چاہئے کہ بائبل کی کہانی میں اُس حوالہ کا مقام کہاں ہے۔ اگر تم انبیا کی کتاب سے حوالہ لیتے ہو، یسعیاہ کے طومار سے، تو تم اسے کیسے سُناؤ گے؟ کون سی تفسیر دو گے؟ تمہیں لوگوں کو یہ دکھانا ہو گا کہ پہلے کیا ہوا، ہم یسعیاہ تک کیسے پہنچے، اور یسعیاہ نبی ہمیں کس طرح یسوع تک لے کر آتا ہے۔ اور جب تم یسوع تک پہنچتے ہو، تو تم اسی دَورِ کلیسیا تک پہنچتے ہو جس میں تم آج بستے ہو؛ اور یوں تم ایک مضبوط واعظ تیار کر سکتے ہو۔

پر اگر تم حوالہ لو، اور کہانی کا رُخ ہی نہ جانتے ہو، نہ یہ کہ اُس حصّہ میں خُدا کیا کر رہا ہے، تو پھر کلامِ خُدا کو تم کیسے سُناؤ گے؟ سمجھتے ہو؟ اگر تم تواریخ سے حوالہ لیتے ہو، یا یشُوع کی کتاب سے، تو جاننا لازم ہے کہ وہ کہاں سے لیا اور کیسے اس پر واعظ کرو گے۔

سیاق کے بغیر حوالہ جات کا غلط استعمال

بہت سے لوگ کہتے ہیں، ''یہ شریعت کی کتاب تیرے مُنہ سے نہ ہٹے؛ تُم دن رات اسی پر غور کرنا، اور تمہارا راستہ کامیاب ہو گا۔'' اور واعظ جلدی میں کہتے ہیں، ''اپنی بائبل روز پڑھو؛ کلام تمہارے مُنہ سے نہ ہٹے۔'' لیکن پہلے یہ تو سمجھاؤ کہ خُدا نے یشُوع سے یہ کیوں فرمایا۔ وہیں سے آغاز کرو؛ پھر ہمیں اِس مقام تک لاؤ۔ تم نے بڑے بڑے حصے جُھلانگ لئے ہیں۔

اسی لئے میں تمہیں یہ ساری عمریں سمجھا رہا ہوں؛ کیونکہ میری خواہش نہ یہ ہے کہ صرف تمہیں تفسیر کی تعریفیں دے دوں، نہ صرف بائیس اُصولِ تفسیر سُنا کر کہہ دوں کہ کورس پورا ہوا۔ نہیں، میری تمنا یہ ہے کہ تم بنیاد پر مضبوط ہو، تُم علمِ تفسیر کو ٹھیک سمجھو، اور جب تُم حوالہ چُنو تو سمجھ بوجھ کے ساتھ چُنو۔

مستقبل میں حوالہ جات کی تعلیم

اگلے دروس میں میں تمہیں بتاؤں گا کہ کس موقع پر کون سے حوالے سنانا مناسب ہے۔ گزشتہ بار جب میں نے اخروی باتوں کی تعلیم دی تھی، میں نے کہا تھا کہ بہت سے لوگ جب جنازوں پر جاتے ہیں، تو اُس مرحوم کے متعلق—خواہ بھائی ہو یا بہن—کہتے ہیں، ''میں اچھی کُشتی لڑ چکا۔'' اور پولُس کے کلمہ کو مُردے پر لاگو کرتے ہیں، کہ ''اِس بھائی نے اچھی کُشتی لڑی۔'' تمہیں کیسے معلوم کہ اس نے لڑائی بھی لڑی تھی؟ اور اگر لڑی تھی تو کیسے جانا کہ ''اچھی'' لڑی؟ پولُس نے اپنے لئے کہا تھا، اور تم اسے مُردوں پر لاگو کرتے ہو—اور برابر کرتے چلے جاتے ہو۔

اگر آدمی راستباز ہو، اور کلیسیا بھی اس کی راستبازی کی گواہی دے، اور تم نے خود اُس کی زندگی میں رُوح کے پھل دیکھے ہوں—تو بات ٹھیک ہے۔ لیکن اگر اُس نے سیدھی لڑائی نہ لڑی، اور تم کہہ دو کہ اُس نے اچھی کُشتی لڑی، تو تم نے کلام غلط لاگو کیا۔ سمجھتے

ہو؟تمہاری خاموشی گواہی دیتی ہے کہ تم سمجھتے ہو۔شاگرد دو وجہوں سے خاموش ہوتے ہیں—یا تو سب سمجھ گئے ہوتے ہیں، یا کچھ نہیں سمجھتے۔اُمید ہے کہ دوسری وجہ نہیں۔

پاکستان میں بہت سے ایسے حوالے غلط طور پر سُنائے جاتے ہیں؛میں وقت پر مثالوں سمیت تمہیں دکھاؤں گا۔

آخری زمانہ،آخری دَور

اور کلیسیا کے دَور کے بعد کون سا دَور آتا ہے؟آخری زمانہ، جس کے بارے میں میرا ایک مکمل کورس ہے؛میں یہاں اس کی تفصیل نہ دوں گا۔یوٹیوب پر BGM Bible College کے چینل پر تقریباً 141 لیکچر موجود ہیں؛وہاں تم آخری زمانہ کی تعلیم سیکھ سکتے ہو۔

لیکن یہ ضرور کہوں گا:رسولوں کے دَور، کلیسیا کے دَور،اور آخری دَور کے بیچ میں یہی کلیسیا کا دَور ہے—اور تم اسی میں زندہ ہو۔لہٰذا جب تم کلام کی منادی کرتے ہو،تو پہلے بائبل میں دیکھو کہ تم کس دَور سے بول رہے ہو، کس دَور کی طرف اشارہ کرتے ہو،اور کس دَور کے لئے لوگوں کو تیار کرتے ہو۔

بہت سی کلیسیائیں، میں جانتا ہوں، چھ چھ مہینے گزر جاتے ہیں اور مسیح کی دوبارہ آمد پر ایک واعظ بھی نہیں ہوتا۔بہت سے کلیسیا کے رفقاء مجھ سے کہتے ہیں، ''سر، ہمارے گرجا میں دوبارہ آمد کے متعلق کچھ نہیں سُنایا جاتا۔''اور میں اپنے دل میں کہتا ہوں، جس دَور میں تم زندہ ہو، کم از کم دو یا چار ماہ میں ایک بار تو ضرور بتایا جائے کہ مسیح کی آمدِ ثانی کیسی ہو گی، کب ہو گی، کس طرح پوری ہو گی، کون کون سی نشانیاں اس سے پہلے ہوں گی۔ سمجھ رہے ہو؟اچھا۔

نیا مضمون: بائبل کی تشکیل

آج ہم بائبلی علمِ تفسیر کے تحت ایک نئے مضمون کو دیکھیں گے—بائبل کی تشکیل، کہ پاک نوشتے کیسے وجود میں آئے،اُنہیں تحریری صورت کیسے ملی۔کیونکہ خود خُداوند یسوع مسیح کے زمانے میں پرانا عہد نامہ خُدا کا کلام مانا جاتا تھا۔اور خُداوند یسوع کے کلمات اور اعمال بھی قلمبند کئے گئے، جنہیں ہم ''انجیلیں'' کہتے ہیں۔

اگر کوئی تم سے پوچھے، ''انجیلیں کیا ہیں؟''تو انہیں بتانا: مسیح کی ذات کا بیان، مسیح کے کلمات کا بیان،اور مسیح کے اعمال کا بیان۔ مسیح کی پہچان، مسیح کے کلمات،اور مسیح کے کام—یہی انجیلیں ہیں۔

انجیل کی مُبشرانہ تعریف یہ ہے: کہ یسوع مسیح دنیا میں آیا، اور مرا، اور دفنایا گیا، اور تیسرے دن جی اُٹھا؛ اور جو کوئی اُس پر ایمان لائے وہ ہلاک نہ ہو گا بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے گا۔ یہ انجیل کی مُبشرانہ تعریف ہے۔

تاریخی تعریف یہ ہے: کہ تاریخی طور پر انجیلیں مسیح کی ذات، مسیح کے اقوال، اور مسیح کے اعمال کا ریکارڈ ہیں—متی، مرقس، لوقا، اور یوحنا—یہ چاروں انہی باتوں کے گرد گھومتی ہیں۔

پاک نوشتوں کا مواد اور لکھائی

اور ہم دیکھتے ہیں کہ جب پاک بائبل کی کہانیاں یا خُدا کا وہ کلام جو نازل ہوا، دیا گیا، تو انبیا نے اُسے قلمبند کیا۔ قدیم آثار میں ہم دیکھتے ہیں کہ یہ باتیں پتھروں پر لکھی جاتیں؛ اور بہت سی باتیں جانوروں کی کھالوں پر لکھی گئیں۔ پھر جب انسان علم میں کچھ بڑھا، تو مصر میں دریائے نیل کے گرد ایک پودا اگتا تھا جسے پاپائرس کہتے تھے؛ اور جب اسے بھگو کر کوٹا جاتا تو کاغذ جیسی شکل بنتی، اور کلام کے بہت سے حصے اسی پر لکھے گئے۔

پاکستان بائبل سوسائٹی کا شکر کرو کہ اُس نے تمہیں بائبل خوبصورت اور آسان صورت میں مہیا کی۔ پرانے زمانے میں لوگوں کے پاس وہ کلام نہ تھا جو تمہارے پاس ہے؛ اُن کے پاس طومار تھے، جانوروں کی کھالیں تھیں، اور پتھر کے نوشتے تھے۔

پرانے عہد نامے کی زبانیں

پرانا عہد نامہ بنیادی طور پر عبرانی زبان میں لکھا گیا۔ لیکن بعض لوگ کہتے ہیں، ''پرانا عہد نامہ عبرانی ہے، نیا یونانی''—یہ بالکل درست نہیں؛ کیونکہ اگرچہ نیا عہد نامہ پورا یونانی میں ہے، پرانے عہد میں بعض حصے آرامی میں تھے۔ کون سے حصے؟ میں بتاتا ہوں۔

زیادہ تر پرانا عہد نامہ عبرانی میں ہے، لیکن کچھ حصے آرامی ہیں؛ مثلاً پیدائش 31:47—''لابن نے اُس کا نام یجرسہدوتا رکھا''—یہ آرامی ہے؛ ''جلیل'' عبرانی ہے۔ اسی طرح یرمیاہ 10:11۔

آرامی زبان کا ذکر

لکھا ہے کہ پاک نوشتوں کے بعض حصے بنیادی طور پر آرامی زبان میں تھے۔ دانی ایل نبی کی کتاب کے قریب چھ ابواب آرامی میں ہیں۔ عزرا کی کتاب میں بھی کچھ حصے آرامی میں ہیں۔ اور صرف پرانے عہد میں ہی نہیں، بلکہ نئے عہد میں بھی خود خُداوند یسوع مسیح نے بعض لفظ آرامی زبان میں ارشاد فرمائے۔

خُداوند یسوع مسیح کے آرامی کلمات

مثال کے طور پر، مرقس 5:41 میں جب خُداوند اُس لڑکی کو شفا دینے کے لئے اندر گیا تو اُس نے کہا، ''طلیثا قُومی'' یعنی، ''اے لڑکی، میں تجھ سے کہتا ہوں، اُٹھ۔'' یہ آرامی لفظ ہے۔ پھر مرقس 7:34 میں اُس نے کہا، ''اِفّثا'' یعنی ''کھل جا''—یہ بھی آرامی ہے۔ پھر متی 27 میں، صلیب پر سات کلمات میں سے اُس کی صدائے فریاد: ''ایلی ایلی لما شَبَقْتَنی؟'' یہ بھی آرامی ہے، ''یعنی ''اے میرے خُدا، اے میرے خُدا، تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟

یوں ظاہر ہوا کہ خُداوند یسوع مسیح بنیادی طور پر آرامی بولتا تھا؛ لیکن اُس کے بارے میں لکھی گئیں باتیں یونانی میں لکھی گئیں، کیونکہ اُس زمانے میں یونانی زبان عام زبان بن چکی تھی۔

پاک بائبل کی تشکیل

چنانچہ جب پاک نوشتے مرتب ہوئے، تو پرانے عہد نامے کے صحیفے قبول ہوئے، پھر نئے عہد نامے کی انجیلیں اور رسالے شامل ہوئے، اور اس طرح بائبل مکمل ہوئی۔ اسی عمل کو ''بائبلی قانون'' کہتے ہیں۔

بائبلی قانون (کینن) کی تعریف

بائبلی قانون، سادہ لفظوں میں، اُن کتابوں کی فہرست ہے جو بائبل میں شامل کی گئیں۔ ''قانون'' یونانی لفظ سے ہے جس کے معنی قانون یا قاعدہ کے ہیں، اور عبرانی لفظ ''قصبہ'' (سرکنڈا) سے ہے، یعنی ایک ناپنے کا ڈنڈا۔ یہ اصطلاح اس لئے استعمال ہوئی کہ واضح ہو کہ کون سی کتابیں خالص اور الہامی ہیں۔

پرانے عہد کا قانون الگ، نئے عہد کا قانون الگ۔ پروٹسٹنٹ بائبل میں پرانے عہد کی 39 کتابیں اور نئے عہد کی 27 کتابیں—یعنی مجموعی طور پر 66۔ کینن مکمل ہے: 66 کا مطلب 66—نہ کہ 67۔

قانون کی تکمیل

پرانے عہد کا قانون پہلے طے ہوا؛ لیکن نئے عہد کا قانون وقت، محنت، اور رُوحانی امتیاز چاہتا تھا۔ بُزُرگوں کی کونسلیں ہوئیں—ہِپّو، قرطج، اور دوسری انجمنیں۔ اور اگرچہ ہم تفصیل میں نہیں جاتے کیونکہ ہمارا مضمون علمِ تفسیر ہے، کلیسیا کی تاریخ نہیں؛ مگر اتنا جان لو کہ رُوحُ القدُس نے اپنے خُدام کی رہنمائی کی کہ بائبل 66 کتابوں میں مہر بند ہو جائے۔

بعض کتابیں کیوں ردّ ہوئیں؟ پانچ معیار

یہ سوال پیدا ہوتا ہے: کس بنیاد پر فیصلہ ہوا کہ کون سی کتابیں شامل ہوں؟ ''دعائے منسی'' کیوں نہ شامل ہوئی؟ ''انجیل برنباس'' کیوں رد ہوئی؟ کیوں بہت سے تاریخی دستاویز شامل نہ ہوئے؟ کیونکہ پانچ آزمائشی اصول تھے—اور جو کتاب ان میں سے کسی ایک پر بھی پوری نہ اُتری، وہ ردّ ہو گئی۔

پہلا معیار: نبوی یا رسولی اصل

پہلا معیار یہ تھا کہ کتاب کسی نبی نے، یا رسول نے، یا کسی ایسے شخص نے لکھی ہو جو رسول کے ساتھ چلتا رہا ہو۔ یہی پہلا پیمانہ تھا۔

حوالے:

''...عبرانیوں 1:1—''خُدا نے قدیم زمانہ میں نبیوں کے وسیلہ سے باپ دادا سے کلام کیا؛

''پطرس 1:20–21—''پاک آدمی رُوحُ القدُس کے چلانے سے بولے۔ 2

دوسرا معیار: خُدا کی طرف سے تصدیق

دوسرا معیار یہ تھا: کیا خُدا نے خود اُس مصنف کی تصدیق کی ہے؟

''مثال: اعمال 2:22—''یسوع ناصری... جس کی خُدا نے تمہارے درمیان معجزوں اور نشانوں سے گواہی دی۔

دیگر حوالے: یوحنا 3:2، عبرانیوں 2:3۔

تیسرا معیار: مجموعی پیغام کتابِ مقدّس کے ساتھ ہم آہنگی

تیسرا معیار: کیا یہ کتاب بائبل کے مجموعی پیغام سے ہم آہنگ ہے یا اُس کے خلاف؟

سادہ بات: کیا 66 گواہ ایک طرف کھڑے ہیں، اور صرف ایک مخالف گواہ دوسری طرف؟ اگر ہاں—تو وہ کتاب قبول نہیں۔

حوالے:

استثنا 18:22

گلتیوں 1:8

چوتھا معیار: روحانی اثر اور زندگیوں کی تبدیلی

چوتھا معیار: کیا اس کتاب میں روحانی قدرت ہے؟ کیا یہ پڑھنے والوں کی زندگی بدلتی ہے؟

"...عبرانیوں 4:12—"خدا کا کلام زندہ اور مؤثر

پانچواں معیار: خُدا کے لوگوں کی قبولیت

پانچواں معیار: کیا خُدا کے لوگوں نے اُس کتاب کو خُدا کا کلام مان کر قبول کیا؟

مثال: دانی ایل نے یرمیاہ کی کتاب کو خُدا کا کلام مانا، اور اسی لئے 70 سالہ اسیری کی بات پر ایمان کیا۔

پولُس نے بھی توریت (استثنا) اور انجیل کے جملوں کو ایک ساتھ "کتابِ مقدّس" کہا—یوں وہ نئے اور پرانے دونوں عہد کو خُدا کا کلام مانتا ہے۔